بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے پناہ فضل و احسان فرمایا کہ ہمیں اپنے پیارے محبوب ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ بے شک آپ ﷺ کا وجود مسعود ہی وجہ تخلیق کائنات اور مخلوقات کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر کیا جائے، کم ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک تمام انبیاء و رسل سرور کائنات ﷺ کی آمد کی خوشخبری سناتے رہے۔ قرآن پاک میں ہے:

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰة ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمه احمد (الصف: ٦)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (کنز الایمان)

میلاد النبی یا مولد النبی ﷺ یعنی سرکارِ دوعالم ﷺ کی ولادت دوشنبہ (بروز سوموار) بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ میلاد النبی ﷺ سے متعلق صحابہ کرام کے اشعار سیرت کی کتب میں مذکور ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار جو انہوں نے آپ ﷺ کو غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ کو سنائے حدیث مبارکہ کی مستند کتاب المستدرک علی الصحیحین میں موجود ہیں:

وانت لما ولدت اشرقت الارض   وضاءت بنورک الافق

اور جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے

اسی طرح شروع اسلام سے میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر آئمہ محدثین اور بزرگانِ دین نے باقاعدہ کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر تمام کتب کے نام ذکر نہیں کیے جاسکتے۔ چند ایک نام درج ذیل ہیں۔ بعض علماء نے اس موضوع پر باقاعدہ کتب تصنیف فرمائیں اور بعض نے اپنی کتب میں باقاعدہ ابواب قائم کیے ہیں۔ جن علماء نے اپنی کتب میں میلاد النبی ﷺ پر باقاعدہ ابواب بنائے ہیں ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1) امام ترمذی (279ھ) نے اپنی **الجامع الصحیح** کی **کتاب المناقب** میں دوسرا باب **ما جاء فی میلاد النبی** صلی اللہ علیہ وسلم رکھا۔

2) ابن اسحاق (151ھ) نے **السیرة النبویة** میں

3 ابن ہشام نے (المتوفی213ھ) نے السیرۃ النبویۃ میں باب مولد النبی ﷺ

4) امام ابن سعد (المتوفی230ھ) نے الطبقات الکبری میں باب ذکر مولد النبی ﷺ

5) ابوزرعہ دمشقی (المتوفی281ھ) نے تاریخ ابی زرعہ میں باب ذکر مولد النبی ﷺ

6) المطہر بن طاہر المقدسی (المتوفی355ھ) نے البدء والتاریخ میں باب ذکر مولد النبی ﷺ

7) امام بیہقی (المتوفی458ھ) نے دلائل النبوۃ میں جماع ابواب مولد النبی ﷺ

8) ابن عساکر (المتوفی571ھ) نے تاریخ دمشق میں باب ذکر مولد النبی علیہ الصلاۃ

9) ابن الخراط (المتوفی581ھ) نے الاحکام الشرعیہ الکبری میں باب میلاد النبی ﷺ

10) امام ابوعبداللہ محمد (المتوفی737ھ) نے المدخل میں فصل فی المولد

11) امام ذہبی (المتوفی748ھ) نے تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام میں باب مولدہ المبارک ﷺ

12) امام بدرالدین حلبی (المتوفی779ھ) نے المقتفیٰ من سیرۃ المصطفےٰ ﷺ میں باب مولد النبی ﷺ عام الفیل

13) امام یوسف بن تغری بردی بن عبداللہ الظاہری الحنفی (المتوفی874ھ) نے کتاب مورد الطافۃ فی من ولی سلطنۃ والخلافۃ میں باب ذکر مولد النبی ﷺ

14) امام قسطلانی (المتوفی923ھ) نے المواہب الدنیۃ بالمنح المحمدیۃ میں تشریف اللہ تعالی لہ ﷺ

15) امام علی بن ابراہیم بن احمد حلبی (المتوفی1044ھ) نے السیرۃ الحلبیۃ میں باب ذکر مولدہ ﷺ

جن حضرات نے باقاعدہ کتب تصنیف فرمائیں اُن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1) محمد بن عمر بن واقد، واقدی (المتوفی207ھ) نے مولد النبی ﷺ

2) احمد بن عبداللہ بن محمد، البکری (المتوفی250ھ) نے الانوار ومفتاح السرور والافکار فی مولد النبی المختار ﷺ

3) بقی بن مخلد بن یزید الاندلسی (المتوفی276ھ) نے کتاب المولد النبی ﷺ

4) ابوالعباس احمد اقلیشی (المتوفی550ھ) نے الدر المنظم فی مولدا لنبي الأعظم ﷺ

5) امام ابن جوزی (المتوفی597ھ) نے المولد العروس اور مولد النبی ﷺ

6) امام ابن دحیہ کلبی (المتوفی633ھ) نے التنویر فی مولد البشیر النذیر

7) محمد بن علی بن محمد، ابن عربی (المتوفی 638ھ) نے کتاب مولد النبی ﷺ
8) امام شمس الدین جزری (المتوفی 660ھ) نے عرف التعریف بالمولد الشریف
9) شیخ برہان الدین: ابراہیم بن عمر الجعبری (المتوفی 732ھ) نے موعد الکرام، لمولد النبی علیہ الصلاۃ والسلام
10) عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی، السبکی (المتوفی 771ھ) نے اشرف الانام فی مولد مصباح الظلام
11) امام عمر بن کثیر، ابن کثیر (المتوفی 774ھ) نے مولد النبی ﷺ
12) محمد بن احمد بن علی، ابن جابر (المتوفی 780ھ) نے ارتشاف الطرب فی مولد سید العجم والعرب
13) ابوطاہر محمد بن یعقوب فیروزآبادی الشیرازی (المتوفی 817ھ) نے النفحۃ العنبریۃ، فی مولد خیر البریۃ ﷺ
14) شیخ محمد بن محمد الجزری (المتوفی 833ھ) نے التعریف بالمولد الشریف
15) امام شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی (842ھ) نے ۳ کتابیں

جامع الآثار فی مولد النبی المختار ﷺ،

المورد الصادی، فی مولد الہادی ﷺ

اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق ﷺ

16) امام جلال الدین سیوطی (المتوفی 849ھ) نے فتویٰ حسن المقصد فی عمل المولد تحریر فرمایا
17) ابوالقاسم محمد بن عثمان اللؤلؤی الدمشقی (المتوفی 867ھ) نے الدر المنظم فی مولد نبی المعظم
18) احمد بن محمد بن احمد، ابن زید (المتوفی 870ھ) نے السجع الرائق فی مولد الحبیب الفائق
19) محمد بن سلیمان بن سعد، الکافیجی (المتوفی 879ھ) نے زین الفرح بمیلاد النبی
20) برہان الدین، ابی الصفاء ابن ابی الوفاء (المتوفی 887ھ) نے فتح اللہ حسبی و کفی، فی مولد المصطفی
21) امام محمد بن محمد بن عمر، بحرق (المتوفی 930ھ) نے مولد سید الاولین والآخرین
22) عبدالسلام بن ابراہیم بن حسن، القانی (المتوفی 971ھ) نے مولد النبی ﷺ
23) امام ابن حجر ہیتمی (المتوفی 974ھ) نے

اتمام النعمہ الکبری علی العالم فی مولد سید ولد آدم

اور المولد الاکبر فی اصل وجود خیر البشر

24) محمد بن احمد بن علی، الغیطی (المتوفی 981ھ) نے مولد النبی ﷺ
25) محدث ملا علی قاری (المتوفی 1014ھ) نے

المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ اور

مولد النبی ونجاہ ابویہ

26) محمد علی بن محمد علان بن ابراہیم، البکری (المتوفی 1057ھ) نے مولد النبی ﷺ

27) محمود بن عباس بن سلیمان، الزھوروری (المتوفی 1173ھ) نے بستان الازھار فی مولد المختار

28) جعفر بن حسین بن عبدالکریم، البرزنجی (المتوفی 1177ھ) نے عقد الجوھر فی مولد صاحب الحوض والکوثر اور نظم مولد الرسول ﷺ

29) عبدالکریم بن احمد بن علوان، الشراباتی (المتوفی 1178ھ) نے مولد النبی الکریم ﷺ

30) محمد بن عبدالکریم، السمان (المتوفی 1189ھ) نے المنھل العذب الھنی فی مولدالنبی القرشی المدنی

31) امام احمد الدردیر المکی المصری (المتوفی 1201ھ) نے المولد النبوی ﷺ

32) احمد بن موسیٰ بن احمد (1213ھ) نے تقریرات البیلی علی المولد النبوی للمدابغی

33) عبداللہ بن علی بن عبدالرحمٰن سوڈان (المتوفی 1234ھ) نے نور الابصار فی بیان مولد النبی المختار ﷺ

34) ابراہیم بن عبدالقادر بن احمد، الریاحی (المتوفی 1266ھ) نے تالیف بہ مولد خیر الانام

35) محمد بن مصطفیٰ بن حسن، الحضرمی (المتوفی 1287ھ) نے التریاق المسلسل فی مولد النبی المرسل

36) غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی (المتوفی 1305ھ) نے کتاب الشمامۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

37) جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین، البرزنجی (المتوفی 1317ھ) نے المولد النبوی ﷺ

38) محمد بن خلیل، الھجرسی (المتوفی 1328ھ) نے المنظر البھی فی طالع مالد النبی ﷺ ومایتبعہ اعمال المولدوحکم القیام عند ذکر مولدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

39) محمد عبدالحق بن شاہ محمد بن یار (المتوفی 1333ھ) نے الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم

40) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (المتوفی 1340ھ) نے:

نطق الھلال بارخ ولادۃ الحبیب والوصال اور

اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تھامۃ ﷺ

41) محمود بن مصطفیٰ، ابو الشامات (المتوفی 1341ھ) نے لسان الرتبہ الاحدیہ فی مولدالحضرہ المحمدیہ

42) مفتی مصطفیٰ بن محی الدین بن نجا الشافعی بیروت (المتوفی 1350ھ) نے فوائد المواھب الدنیۃ فی مولد خیر البریۃ

43) علامہ یوسف بن اسماعیل، نبھانی شافعی (المتوفی 1350ھ) نے **النظم البدیع فی میلاد النبی ﷺ**

44) امام محمد ماضی ابو العزائم (المتوفی 1356ھ) نے **بشائر الخیار فی مولد المختار**

45) محمد بن احمد، الزموری (المتوفی 1360ھ) نے **ردعلی انکار القیام عند ذکر المولد النبوی ﷺ**

46) شیخ محمود عطار، الدمشقی (المتوفی 1364ھ) نے **استحباب القیام عند ذکر ولادته علیه الصلاة والسلام**

47) عبد اللہ بن محمد ہرری حبشی (المتوفی 1389ھ) نے **الروائح الزکیه فی مولد خیر البریه میلاد النبی ﷺ**

48) مولانا عبد السمیع سہارن پوری (خلیفہ مجاز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے **انوار ساطعه**

49) مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی نے **تاریخی فتاوی میلاد**

50) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

نور محمدی ﷺ: خلقت سے ولادت تک

ذیل میں ایسی شخصیات کی کتب سے چند اقتباسات دیے جارہے ہیں جن پر تمام مکاتبِ فکر کا اتفاق ہے یا پھر وہ اُس مکتبِ فکر کی نمائندہ شخصیات ہیں جو آج محافلِ میلاد پر ناراض نظر آتا ہے۔

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ):

غیر مقلدین کے مشہور عالم اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی کتاب "**اقتضاء الصرط المستقیم**" نے میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے لکھا ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ مروّجہ طریقہ عید میلاد النبی ﷺ کے قائل نہیں مگر وہ اسے محبت پر محمول کرتے ہیں۔ اور اس بات کا امکان ظاہر کرتے ہیں کہ محبتِ مصطفیٰ ﷺ میں میلاد النبی ﷺ کی محافل کا اہتمام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔ ذیل میں ان کی عبارت ہدیہ قارئین ہے:

"واما محبة للنبی ﷺ و تعظیماَ له والله قد یثیبهم علیٰ المحبة والاجتهاد"

اوراسی طرح حضور ﷺ کی محبت وتعظیم کے باعث ولادت باسعادت کا دن منایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پیار و محبت اور اہتمام وکوشش پر اجر دینے والا ہے۔

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"فتعظیم المولد واتخاذه موسما قد یفعله بعض الناس ویکون له فیه اجر عظیم لحسن قصدة وتعظیمة لرسول الله ﷺ"

چنانچہ اس دن کو اہتمام سے منانا اور اس کی تعظیم کرنا، حسن نیت اور حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے تعظیم کا باعث ہو سکتا ہے۔

اگر میلاد بدعت سیئہ اور غیر مشروع ہے تو پھر اس اجر کی امید اور امکان کا کیا مطلب؟ مندرجہ بالا عبارت سے یہی متشرح ہوتا ہے کہ وہ اسے کسی حد تک امر مشروع سمجھتے تھے اور اس کی شناعت کے قائل نہ تھے۔

غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی (المتوفی 1305ھ):

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر اپنی کتاب: الشمامة العنبرية فی مولد خير البرية ﷺ میں لکھتے ہیں:

''اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اسکا کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت ودل وہدی وولادت ووفات آنحضرت کا کریں۔'' (ص ۵)

مزید ایک مقام پر لکھا:

''جس کو حضرت محمد ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔'' (ص ۱۲)

حضور ﷺ کے والدین کریمین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسی طرح اللہ نے آپ ﷺ کے ماں باپ کو زندہ کیا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے۔'' (ص ۱۷)

اسی کتاب کے ایک اور مقام پر لکھا:

''اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محبّ صادق متبع واثق سے سن لیا کریں فقط کسی یوم وماہ وتاریخ معین پر قصر نہ کریں۔'' (ص ۱۰۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1052ھ) جو تمام مکاتبِ فکر کے ہاں ایک بلند مقام رکھتے ہیں فرماتے ہیں:

''اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق جانوں، میرے تمام اعمال میں فساد نیّت موجود ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ کہ مجلس میلاد کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی ومحبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود

وسلام بھیجتا رہا ہوں۔ اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے پورا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔"

(اخبار الاخیار فارسی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1052ھ) جنہیں تمام مکاتبِ فکر اپنا رہبر و راہنما تسلیم کرتے ہیں، وہ اپنے والد صاحب حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صله بالنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة من السنین شیء اصنع به طعاما فلم اجد الا الحمص مقلیا فقسمته بین الناس فرایته ﷺ وبین یدیه هذه الحمص متبهجا بشاشا

میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ میں یومِ میلاد کے موقع پر کھانا پکوایا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک سال کوئی چیز میسر نہ آسکی کہ کھانا پکواؤں، صرف بھنے ہوئے چنے موجود تھے، چنانچہ یہی چنے میں نے لوگوں میں تقسیم کیے۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما ہیں، یہی بھنے ہوئے چنے آپ ﷺ کے سامنے رکھے ہیں اور آپ ﷺ نہایت خوش اور مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔" (الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین ﷺ)

"وکنت قبل ذالک بمکه المعظمه فی مولد النبی ﷺ فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی ﷺ و یذکرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثته فرایت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقول ادرکتها ببصر الروح فقط واللّٰه اعلم کیف کان الامر بین هذا و ذالک فتاملت تلک الانوار فوجدتها من قبل الملائکة الموکلین بامثال هذه المشاهدو بامثال هذه المجالس ورایت بخالطه انوار الملائکة انوار الرحمة

اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن میں مولد النبی ﷺ (جس مکان میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادتِ باسعادت ہوئی) میں منعقدہ میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کرر ہے تھے اور وہ واقعات بیان کرر ہے تھے جو آپ ﷺ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہر حال جو بھی ہو میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ

انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمتِ باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں سے کون سا معاملہ تھا۔'' (فیوض الحرمین)

معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں موجود وہ مکان جہاں حضور ﷺ کی ولادت ہوئی وہاں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرنا قدیم زمانہ میں بھی اہلِ مکہ کا عمل تھا۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزیہ میں فرماتے ہیں:

''وبرکة ربیع الاول بمولد النبی ﷺ فیه ابتداء وبنشر برکاته ﷺ علیٰ الامة حسب ما یبلغ علیه من هدایا الصلوٰة والاِطعامات معا''

اور ماہ ربیع الاول کی برکت حضور ﷺ کے میلاد شریف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اُمت کی طرف سے آپ ﷺ پر ہدیہء درود وسلام اور ؟؟؟ کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے اتنا ہی آپ ﷺ کی برکتوں کا اُن پر نزول ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1899ء) جو بانیان مدرسہ دیوبند کے پیر ومرشد ہیں۔ آپ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعہء برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔'' (فیصلہ ہفت مسئلہ)

(نوٹ: واضح رہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی نے "اشرف السوانح" میں اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے "فتاویٰ رشیدیہ" میں فیصلہ ہفت مسئلہ کی تصریح کی ہے کہ یہ حضرت حاجی امداد مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے)

مزید فرماتے ہیں:

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں۔ تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد نہ کرنا چاہیے۔ اگر اہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔'' (شمائم امدادیہ)

اسی طرح فرماتے ہیں:

''مولد شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں اس قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے۔ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔'' (شمائم امدادیہ)

ایک اور مقام پر حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک اور میلاد شریف کے موقع پر قیام سے متعلق ناراض ہونے والوں کو ارشاد فرماتے ہیں:

''اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں خرابی کیا ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کو واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس سردار عالم و عالمیاں (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔'' (شمائم امدادیہ)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

فاتحِ قادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ المتوفیٰ جنہیں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے تمام مکاتبِ فکر نے اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ آپ نے فرمایا:

''مسلمانوں کے لئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔'' (فتاویٰ مہریہ)

مولانا اشرف علی تھانوی (المتوفی 1362ھ):

دیوبند مکتب فکر کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب **نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب** ﷺ میں ولادت مصطفیٰ ﷺ سے متعلق روایات نقل کیں ہیں اور کتاب کا آغاز (پہلی فصل: نور محمدی ﷺ کے بیان میں) اس حدیث مبارکہ سے کیا:

''عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، آگے طویل حدیث ہے۔

اس حدیث سے نور محمدی ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نور محمدی ﷺ سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے" (نشر الطیب)

اسی کتاب میں دو فصول (فصل 6: بعض واقعات وقت ولادت شریفہ میں۔ اور فصل 7: یوم و ماہ و سنہ و وقت و مکان ولادت شریفہ میں) میلاد النبی ﷺ کے ذکر سے آراستہ ہیں۔

مکتبِ فکر دیوبند کے مولانا احمد علی محدث سہارنپوری (المتوفی 1297ھ):

مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کا یہ فتویٰ المهند علی المفند میں موجود ہے

"سئل هو رحمه الله تعالیٰ عن مجلس المیلاد بای طریق یجوز و بای طریق لا یجوز فاجاب بان ذکر الولادة الشریفة لسیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بروایات صحیحة فی اوقات خالیة عن وظائف العبادات الواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفة عن طریقة الصحبة واهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخیر وبالاعتقادات التی موهمة بالشرک والبدعة وبالاداب التی لم تکن مخالفة عن سیرة الصحابة التی هی مصداق قوله علیه السلام ما انا علیه و اصحابی وفی مجالس خالیة عن المنکرات الشرعیة موجب للخیر والبرکة

مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عباداتِ واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور اُن اہلِ قرونِ ثلٰثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے۔ ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی سیرت کے مخالف نہ ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیه و اصحابی کی مصداق ہیں۔ ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے۔"

(المهند علی المفند۔ اکیسواں سوال)

شیخ محمد بن علوی المالکی المکی رحمۃ اللہ علیہ:

مکۃ المکرّمہ کی مشہور علمی شخصیت شیخ محمد بن علوی المالکی المکی جن کا وصال 1425ھ بمطابق 2004ء میں ہوا، فرماتے ہیں:

”ان الاحتفال بالمولد النبوی الشریف تعبیر عن الفرح والسرور بالمصطفیٰ ﷺ وقد انتفع به فقد جاء فی البخاری انه یخففعن ابی لهب کل یوم الاثنین بسبب عتقه لثویبة جاریته لما بشرته بولادة المصطفیٰ ﷺ

بے شک میلاد النبی ﷺ کی محافل حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی وجہ سے ہے۔اور اس اظہارِ خوشی پر تو کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔صحیح بخاری میں ہے کہ سوموار کے روز اس لئے ابولہب کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دینے پر آزاد کیا تھا۔“

(حول الاحتفال بذکری المولد النبوی الشریف)

شاعرِ مشرق حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

”مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اسوۂ رسول ﷺ کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔“

(جلسہ میلاد النبی کے موقع پر تقریر 1926 بحوالہ روزنامہ نوائے وقت 25 جنوری 2013 علامہ اقبال اور مدحتِ رسول ﷺ)

1931ء میں بیرون موچی دروازہ میں میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور خطاب مولانا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا۔

(بحوالہ روزنامہ امروز 24 فروری 1982 و بحوالہ ماہنامہ جہانِ رضا اپریل 2010ء)

”میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہترین ہو وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے۔چنانچہ مسلمانوں کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اسوہ حسنہ کو مدنظر رکھیں۔“

(عید میلاد النبی کے جلسے سے علامہ اقبال کا خطاب بحوالہ روزنامہ نوائے وقت 15 اپریل 2013 و 12 نومبر 2012 "فرمودات ِ اقبال")

بانیءِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح:

قائداعظم محمد علی جناح نے 25 جنوری 1948 کو قیام پاکستان کے بعد پہلی عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلسہ عید میلاد النبی ﷺ بار ایسوسی ایشن کراچی سے خطاب کیا۔جو آج بھی ریکارڈ پر محفوظ ہے۔

نوٹ: 25 جنوری 1948 کے جلسہ کی تصاویر انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

نوٹ: قائداعظم محمد علی جناح سے متعلق ایک بہترین تحقیقی کتاب "قائداعظم کا مسلک" مصنف: سید صابر حسین شاہ بخاری، الغزالی اسلامک سنٹر دینہ سے شائع ہوئی ہے جس میں دلائل و براہین کے ساتھ قائداعظم کے مسلک سے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔مزید معلومات کے لئے

اس کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

گویا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان جس کی اساس کلمہ طیبہ ہے اس میں عید میلا دالنبی ﷺ کا اہتمام سرکاری سطح پر کیا جانا چاہیے۔

عقل حیران ہے اس تضاد جلی پر کہ اکابرین جس عمل کو مستحب سمجھ کر اس پر عمل پیرا رہے اور اس کی تلقین میں کتب اور فتاویٰ جات مرتب فرمائے۔ آج اُن کے پیروکاروں نے اسی عمل پر تنازع کھڑا کر لیا۔ یہ سب تاریخِ اسلام سے عدم واقفیت اور علماء سے دوری کا نتیجہ ہے ورنہ ایک عام قاری کے لئے بھی اس نتیجہ پر پہنچنا کچھ مشکل نہیں جشن عید میلا دالنبی ﷺ کا اہتمام وانعقاد مسلمانانِ عالم اپنے اپنے روایتی اور ملی ذوق کے تحت شروع اسلام سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ انٹرنیٹ پر موجود کرۂ ارض پر پھیلی سینکڑوں محافل اس بات کا بیّن ثبوت ہیں۔

اس مضمون کا مقصد کسی مکتبِ فکر پر تنقید یا کسی مکتبِ فکر کا دفاع نہیں بلکہ اردو خواں حضرات کو یہ باور کرانا ہے کہ جشن عید میلا دالنبی ﷺ کا انعقاد ہر دور اور ہر علاقہ میں مختلف طریقوں سے شروع اسلام سے رائج ہے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جشن عید میلا دالنبی ﷺ کی تقاریب میں سے غیر مشروع افعال کا تدارک کیا جائے نہ یہ کہ جشن عید میلا دالنبی ﷺ پر ہی سوالیہ نشان قائم کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہمیں حق سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

Muhammad Ahmed Raza
0092 301 6202727
hafizahmedraza@gmail.com
www.facebook.com/sirahmedraza